Registered
L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۴) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے - ۱۵ جون سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

ٹی پی ایلس صاحب ڈسٹرکٹ جج دہلی کو چھ ہفتہ کی رعایتی رخصت ۳ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء سے عطا کی گئی۔ خان صاحب مولوی محمد حسین صاحب انکو سبکدوش کرینگے اور کیر تھی سنگھ صاحب جج عدالت مطالبہ خفیفہ دہلی مقرر کئے جاینگے۔ **خان** بہادر مولوی انعام علی صاحب ڈویژنل جج شاہ پور کو تین ماہ کی رعایتی رخصت ماہ جولائی کی اٹھ تاریخ سے عطا ہوئی جس پر لالہ چھجو رام صاحب انکو سبکدوش کرینگے۔ **لالہ** منگل سین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مظفر گڈھ کو ایک سال کی بجتمع رخصت عطا کی گئی شیخ فضل الٰہی صاحب انکو سبکدوش کرینگے۔ **جے** - او - نیل شاہ صاحب قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان انبالہ کو تبدیل ہوئے **منشی** محمد محمود علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر انبالہ لاہور کو منشی میران بخش صاحب کی جگہ جنکو ۲ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء سے دو ماہ کی رخصت عطا کیگئی ہے تبدیل ہوگئے۔ **باوا میا** سنگھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر راولپنڈی ضلع ڈیرہ غازیخان کو تبدیل ہوئے **بھائی** امراؤ سنگھ صاحب خان محمد اسلم حیات خان صاحب کی جگہ جو لاہور کو بطور جج عدالت مطالبہ خفیفہ تبدیل ہوئے ڈسٹرکٹ جج ڈیرہ غازیخان مقرر کئے جاینگے۔ **لالہ** چونی لال صاحب اسٹنٹ برٹفیر صاحب ڈسٹرکٹ جج لاہور کو ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کو جب برٹفیر صاحب تین ماہ کی رخصت پر جاینگے سبکدوش کرینگے۔ **راولپنڈی** کے ہندو مسلمان آریوں اور برہموؤں نے اتفاق کرلیا ہے کہ بجائے رام رام - اسلام علیکم نمستے - گڈ مارننگ کے آپس میں ملتے وقت بندے ماترم کے نعرے لگایا کرینگے **بعض** اخباروں میں یہہ خبر گشت کر رہی ہے کہ مہاراجہ بڑودہ نے حکم دے رکھا ہے کہ انکے دربار میں کوئی شخص پتلون کوٹ پہنے بغیر داخل نہونے پائے **نہایت** افسوس کا مقام ہے کہ یورپین ہند میں شمال کے نیٹو لوگون پر بے طرح سختی کر رہے ہیں - جس کے باعث سے ایک حبشی سردار بمباٹا نامی نے سرکشی کرلی ہے اور اب وہ اور اس کے لوگ گولیوں کی نذر ہو رہے ہیں۔ **لائیل پور** کے گورنمنٹ ہائی سکول کے بتقریب جلسہ سالانہ تقسیم انعامات شمعائی بھی تقسیم کی گئی مگر چونکہ شمعائی بلیتی کھانڈ کی بنی ہوئی تھی کل طلبا نے قطعاً لینے سے انکار کیا۔ ہیڈ ماسٹر کے دباؤ سے بعض طلبا نے لیتو لی مگر باہر جاکر زمین پر پھینک دی۔ **سنہ ۱۹۰۵ء** میں ہند سے ۰۰۸ء۲۲۹۵ پونڈ کی افیون نکلی جس میں سے ۴۰ء۲۱۰ ۵ پونڈ کی صرف چین میں گئی۔ اسی سال میں افیون سے جو آمدنی سرکار کو ہوئی وہ ۹۹۹ء۵۰ء۴ پونڈ تھی یہہ آمدنی صرف اسی قدر افیم کی ہے جو ہند اور چین میں خرچ ہوئی چین میں جس قدر افیون گئی اس سے ۳۰ لاکھ پونڈ منافع سرکار کو ہوا۔ **پوسٹ** گریگاتوں واقعہ بمبی کے ڈاکٹر گوپی ناتھ کرشنا جی کشیتری کا اس نمائش صنعت و حرفت میں جو حال ہی میں امراوتی واقعہ برار میں منعقد ہوئی تھی انکی تیار کردہ ادویات کے صلہ میں ایک طلائی تمغہ ملا ہے۔ اور امسال کی نمائش میں ایک نقرئی تمغہ بھی ملا ہے۔ **علی پور میں** ایک مہنت کے کچھ چیلے اسکو چھوڑ کر دوسرے مہنت کے چیلے جا بنے جب یہہ دوسرا مہنت کسی نئے چیلے کے گھر شرادھ کھانے گیا تو پہلے مہنت نے آکر دوسرے مہنت کے سر پر اس زور سے سونٹا جڑدیا کہ وہ فوراً جان بحق ہوگیا مہنت صاحب اب گرفتار ہیں اور مقدمہ دائر ہے۔ امید ہے کہ ہو جائیگا صرف روپیہ کی ضرورت ہے۔ **چینی** سرکار نے بھی اپنی عملداری کے کئی مقام پر بے تار کی ٹیلیگراف کھولنے کا حکم دیدیا ہے اور اطالیہ سے ایک استاد اس فن کا بلایا ہے۔ **انگلستان** کے بورڈ آف ٹریڈ کے صدر مجلس مسٹر جان برنز بعیس بدل کر اکثر وقت گاہ بگاہ مزدوروں کے گھروں کی گشت کیا کرتے ہیں تاکہ انکی حالت سے واقف ہوکر ملک کو بہتر بنانے کی کوشش اور تدبیر کریں **۹ جون** بروز سنیچر بیان لودیانہ شہر میں ایک شخص نے اپنی زوجہ کا گلا کلہاڑی سے کاٹ ڈالا عورت بدچلن تھی اور خود ہی جاکر تھانہ میں اطلاع دیدی۔ مجرم گرفتار ہے۔ **ملبرن** کے ایک کلرک نے لوہے کی قلم سے خوردبین کے ذریعے کے بغیر ایک پوسٹ کارڈ پر ۱۰۱۶۲ الفاظ لکھے۔ **ایک** چودہ فٹ لمبی ڈاڑھی لندن میں نیلام ہونے کو آنیوالی ہے۔ اِس ڈاڑھی کا مالک مسٹر ایبن بیڈ ہرسٹ - دہلی برج کا باشندہ تھا۔ اور اس نے دنیا میں سب سے بڑی ریش رکھنے کا فخر حاصل تھا۔ اس کی مونچھیں بھی دو گز لمبی تھیں بار اسکی وفات پر اس کے بھائی نے ڈاڑھی کو کاٹ لیا تھا اور اب اُسکو نیلام کرنا چاہتا ہے۔ **قلعہ** ولیم کلکتہ کی حوالات سے تین قیدی سپاہی دیوار توڑ کر بھاگ گئے تھے مگر پھر گرفتار ہوگئے اب انکا کورٹ مارشل ہوگا۔ **بقول** ایوان تجارت کراچی آجکل وہاں پر گیہوں بجائے ۵ ہزار ٹن ہفتہ وار کے صرف ۲ ہزار ٹن ہفتہ وار پہنچ رہا ہے۔ **اِس امر کا فیصلہ** ہوگیا ہے کہ دس بیس لاکھ روپیہ کی رقم میں سے جو شملہ کی توسیع کے لئے شاہی فنڈوں میں سے دیا گیا ہے ایک لاکھ ۳۲ ہزار روپیہ میونسپل کمیٹی کو دیا جائے۔ اِس رقم سے کمیٹی ان ضروریات کو بہم پہنچائیگی جو اسکی اندرونی ترقیات کے لئے محسوس ہونگی۔ **لاہور** میں لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم کیلئے ایک ہائی سکول جاری کیا جائیگا جسمیں پردہ وغیرہ کا پورا انتظام ہوگا

ایڈیٹوریل نوٹس

ایسوں ہی سے تو دیش کا ناش ہوتا ہے

دنیا بیچ بیچ اجتماع ضدین کا مجموعہ ہے۔ طبعی۔ اخلاقی بلکہ دینی امور میں بھی دو ہی قسم کی چیزیں نظر آتی ہیں۔ سردی کے مقابل گرمی نیکی کے مقابل بدی۔ دینداری کے مقابل بے دینی ظاہر ہے جہاں دنیا میں امن دوست اور صلح پسند اور ہمدرد و ایک دوسرے کے معاون اشخاص موجود ہیں وہاں حاسد اور نفاق پسند اور ایک دوسرے کی امداد و باہمی عمدہ سلوک و برتاؤ کو دیکھ کر زہر اگلنے والے بھی موجود ہیں۔ وہ اچھے کیرچن کے سیتہ دھرم پرچارک جالندھر نے **دھرم** کی خوب پالنا کی ہے۔ "ایسی بھولے پن نے تو دیش ناش کیا ہے"۔ کے عنوان سے قریباً تین کالم کا ایک نوٹ اس بات پر لکھا ہے کہ "لاہور کے لیڈنگ آریوں برہموں اور ساتنیوں نے رومن کیتھولک عیسائی گرجے میں سنگ مرمر کا فرش بنوانے کے لئے چندہ دیا ہے۔ یہہ امر ہمارے معزز ایڈیٹر صاحب کی سمجھ میں نہیں آتا۔" یہہ معاملہ انکی سمجھ میں دشوار ہے۔ آپکو بمبئی کے پاؤنیر کے ایک نوٹ پر جو اس نے پنجابی سے اقتباس کیا بڑی بے اعتباری ہے۔ شاید اس لئے کہ انکی عقل و رائے کے خلاف ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ "ہمیں پنجابی کے کتھن میں وشواس کرنے میں تامل ہے کیونکہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ جبتک کوئی آریہ بالکل حواس باختہ نہوگیا ہو وہ کسی طرح عیسائی دھرم کے پرچار میں سہائک ہوسکتا ہے"۔ ہم ایڈیٹر صاحب سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا ان آریہ سناتنی اور برہمو مہاشیوں نے "عیسائی دھرم کے پرچار میں سہائک" ہونیکی نیت سے چندہ دیا ہے؟ جب پرنس آف ویلز نے دربار صاحب امرتسر میں پندرہ سو روپیہ چندہ دیا تھا تو کیا ان کے ذہن میں سکھ دھرم کے پرچار میں سہائک ہونے کا خیال اور نیت تھی اور جب انہوں نے مسلمان مساجد میں یا کسی اور جگہ اسی طرح سے چندہ دیا تو کیا ان کا منشا مسلمان یا دیگر ہندو مذاہب کے پرچار میں سہائک ہونیکا تھا؟ اور جب پنجاب یونیورسٹی کے ڈائرکٹر صاحب نے آریہ یتیم خانہ فیروزپور وغیرہ کے کئی سو روپیہ دیا تھا تو کیا انکا یہہ منشا تھا کہ آریہ دھرم کے پرچار میں سہائک ہوں؟ اور جب گذشتہ سال لودیانہ کے پادری ویری صاحب نے گنیشی لال کنیا پاٹ شالہ لودیانہ میں چندہ دیا تھا کیا انکا بھی یہی مقصد تھا؟ ہمیں بڑا شوک ہے کہ ایڈیٹر صاحب کی سمجھ میں رابطہ و اتحاد کی اس نظیر نے اتھا پتھل مچا ڈالا۔ ایڈیٹر صاحب کا منشا معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے تمام مذہبی فرقے کسی قسم کے دنیاوی معاملہ میں امداد نہ دین ایک دوسرے سے ایسے ہی کشیدہ و کبیدہ رہیں جیسے کہ تیر چلانے کے وقت کمان کشیدہ ہوتی ہے جس کا نتیجہ جاندار کی ہلاکت ہوتی ہے۔ اگر صورت یہی رہے جیسی کہ ایڈیٹر صاحب کے ذہن میں ہے تو بھلا سودیشی موومنٹ میں جس کے آپ لوگ بڑے حامی ہیں اور ہم بھی حامی ہیں کس طرح کامیابی ہوگی؟ دھرم کی بات الگ ہے اور دنیاوی معاملات اور انسانی ہمدردی اور امداد الگ بات ہے۔ اگر آریہ سماجی عیسائیوں کے پاس چندہ لینے کے لئے آویں یا عیسائی بخوشی و رضا خود چندہ دیں تو کیا وہ بڑی بھاری بات ہے؟ اس چندہ سے جو آریہ وغیرہ بھائیوں نے رومن کیتھولک گرجے میں سنگ مرمر کا فرش بنانے کے لئے دیا عیسائی دھرم کے پرچار میں کونسی سہائتا ہوگئی؟

میڈیکل کالج کے طلباء مہتروں سے بھی گئے گذرے

شاید ناظرین اس سرخی کو دیکھکر بے تحاشہ بول اٹھینگے کہ ہیں! میڈیکل کالج کے طلباء اور مہتر! یہہ کیا نسبت ہے؟ اس کے کیا معنی ہیں؟ اچھا سنئے۔ ۲ جون کا کوکب ہند لکھنؤ کا ایک دیسی اخبار پنجابی سے ناقل ہے کہ "میڈیکل سٹوڈنٹ لوگوں نے تو کام بند ہی کیا تھا کہ میو ہسپتال اور میڈیکل کالج لاہور کے مہتر بھی جوش میں آگئے۔ ہوس سرجن کی زیادتی کے باعث وہ بھی کام بند کرکے بیٹھ گئے۔ پرنسپل صاحب نے فوراً دادرسی کی اور مہتر لوگوں نے اپنا کام شروع کر دیا۔ اگر ایسا ہی معاملہ پرنسپل صاحب میڈیکل سٹوڈنٹ لوگوں سے بھی کرتے تو کیوں نہ سب معاملہ مدت کا درست ہو جاتا"

کہئے صاحبان! کیا لاہور کے میڈیکل کالج کے طلباء مہتروں سے بھی گئے گذرے ہیں؟ جب مہتروں کی شکایت کی فوراً دادرسی کیگئی تو طلباء کی فوری دادرسی میں کونسی رکاوٹ تھی؟ کیا وجہ تھی کہ طلباء کی دادرسی کے بجائے ان کو ڈانٹ بتائی گئی۔ معززین کے ساتھ یہہ سلوک اور ادنیٰ ترین لوگوں کے ساتھ وہ۔ کیا مہتروں کی نظروں میں پنجاب کے معزز خاندان کے طلباء اور وہ بھی اعلیٰ مراتب کے طلباء کی کوئی وقعت اس صورت میں رہ گئی؟ جب طلباء نے یہہ معاملہ دیکھا یا سنا ہوگا تو خدا جانے انکی جان پر کیا کیا صدمے اور دلمیں کیا کیا خیال گذرے ہونگے ہم اپنی انصاف پسند سرکار اور رحمدل اور منتظم حکام بالادست کو پھر اس طرف رجوع دلاتے ہیں کہ براہ مہربانی ان مصیبت زدوں کی بھی فریادرسی کیجاوے اور انگریزی سلطنت کا لاثانی سکہ انکے دلوں پر بھی جمایا جاوے؛

اخبار مختار عام۔ یہہ اخبار ۱۲ صفحہ کا حال ہی میں قصور ضلع لاہور سے ہفتہ وار شنبہ کے روز نکلنا شروع ہوا ہے اور جلد اول کے ابھی صرف ۴-۵ نمبر شائع ہوئے ہیں۔ اچھا ہے۔ خبریں اور نوٹ معمولی ہیں۔ خبریں ۳ صفحون میں درج ہوتی ہیں۔ امید ہے کہ اخبار ترقی کریگا ایڈیٹر صاحب کو نوٹ اور مضامین نگاری میں ذرا زیادہ محتاط سا ہی ہونا پڑیگا۔ فیجر اخبار مختار عام قصور سے مختلف مراتب و مناصب کے صاحبان کو مختلف شرح قیمت پر ملتا ہے۔ عام

مسیحی کارندوں کے لئے ہدایتیں۔

جماعت کے واسطے سوالات۔

کسی بناوٹی وسیلے سے مسیحی خدمت کی تیاری نہیں ہوسکتی۔ یہہ ترقی سے پیدا ہوتی ہے اور اس کے نشوونما کے لئے وقت کی ضرورت ہے اور اُس کو کامیابی سے نبہا سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص یہہ رائے قائم کرکے بیٹھ جاوے کہ وہ فلان فلان عطیات کو کبھی حاصل نہیں کر سکتا کیونکہ وہ اب اس کو حاصل نہیں تو اس کی رائے سراسر غلط ہے۔ مسٹر موڈی کو دیکھو جب وہ بڑی طاقت بننے لگا اس وقت اس میں کیسے کیسے نقص تھے۔ اسی طرح ہر شخص ترقی کر سکتا ہے۔ خدا کا فضل اس کے لئے تیار ہے ؛

۱۔ شخصی کام کی تیاری میں کام کیواسطے مسلح ہونے کی ضروریات کو پہچاننا کیسی مدد دیتا ہے ؟ ایسے کام کی کیسی بڑی ضرورت ہے ؟ کیا آپ اس کے لئے مسلح ہیں ؟ کیا آپ بننے کی کوشش کر رہے ہیں ؟ اگر نہیں تو وجہ کیا ہے ؟

۲۔ مسیحی کام کے لئے ایمان ایسا کیوں ضروری ہے ؟ وہ کونسی تین چیزین ہیں جن پر مسیحی ایمان پیشتر اس کے کہ لوگون کو جیت سکے ٹکنا چاہئے ؟ خداوند یسوع مسیح میں یقین کرنے کے کیا معنے ہیں ؟

۳ ۔ کس طرح پاکیزگی میں چھوت کا قانون پایا جاتا ہے ؟ کیا آپ کو کوئی مثال یاد ہے جہان آپنے یہہ اصول بنی آدم میں کام کرتا ہوا دیکھا ہو ؟ کیا اب یہہ قانون آپکی زندگی میں کام کر رہا ہے ؟ اس کا نتیجہ کیا ہوا ؟

۴۔ مسیح کو دعا کی کیا ضرورت تھی ؟ کیا اس سبب سے مسیحی کو بھی دعا کرنے کی ضرورت ہے ؟ سفارشی دعا میں طاقت کا عنصر کیا ہے ؟ دعا کے لئے خاص وقت مقرر کر رکھنے سے کون اچھا نتیجہ مرتب ہوتا ہے ؟ تمہارا کیا دستور ہے ؟ کیا یہہ تسلی بخش ہے ؟ کیا آپ کسی مدد دعا کو جانتے ہیں ؟

۵۔ مسیحی کے لئے اپنی بائبل کو جاننا کیوں ضروری ہے ؟ چار دلیلیں پیش کرو ؟ کیا تم نے مطالعہ بائبل کے لئے کوئی خاص طریقہ مقرر کر رکھا ہے ؟ اگر نہیں تو کیا وجہ ہے ؟ اس امر کی نسبت تمہاری کیا خاص غرض ہے ؟ کیا تم اُس کی نسبت سرگرم ہو ؟

۶۔ لوگون کے مطالعہ کے بارے میں تمہارا کیا دستور ہے ؟ مسیحی کو کیون ایسا کرنا چاہئے ؟ کیا تم کسی شخص کو جانتے ہو جو آدمیون کو فتح کرنے میں کامیاب ہے ؟ تمہارے خیال میں اس کی کامیابی کی وجہ کیا ہے ؟

دعا اے خدا میری مدد کر کہ میں تیرے سارے ہتھیار پہن لون۔ سچائی کا کمربند میری کمر کے گرد کس دے اور راستبازی کا بکتر مجھے پہنا۔ صلح کی انجیل کی تیاری کا جوتا میرے پاؤں میں ڈال۔

کام کی کوشش میں جھجک

۱۔ موسیٰ کا تجربہ۔

لوگوں کا شروع ہی سے یہہ قاعدہ رہا ہے کہ کام کرنے کے لئے خدا کی بلاہٹ کی تابعداری میں جھجکتے رہے ہیں اس امر کی مشہور مثال قدیم نوشتوں میں موسیٰ کی ہے پہلے پہل تو وہ نہیں جھجکا بہتر ہوتا اگر وہ اسوقت جھجکتا کیونکہ اس وقت اس کی سرگرمی بغیر علم کے تھی۔ اپنی نالائقی کو جانتے ہوئے جھجکنا تو مناسب ہوتا ہے مگر اُس کو غفلت کا عذر نہیں بنانا چاہئے بلکہ اس سے تیاری حاصل کرنے کے لئے زیادہ جوش اور سرگرمی ہونی چاہئے۔ برعکس اِس کے موسیٰ کو اس کی پہلی کوششون سے فایدہ پہنچا کیونکہ اس کی غلطیوں نے اس کی ضرورت اُس پر ظاہر کردی اور اُس سے اُس کو فائدہ پہنچا بہت بڑی غلطی جو موسیٰ نے کی وہ یہہ تھی کہ وہ اپنی پہلی کوششون کے بارور نہ ہونے سے مایوس ہوگیا۔ خدا کی یہہ مرضی نہتھی کہ موسیٰ اپنی غلطیون کے سبب کام بند کردے۔ خدانے اُسکو ایسی تربیت کی جس سے وہ پھر کوشش کرنے کے لئے تیار ہوگیا۔

لیکن موسیٰ لگاتار یکے بعد دیگرے عذر پیش کرتا رہا۔ پر خدانے انکو منظور نہ کیا (خروج ۳ : ۱۰۔۱۸ و ۴ : ۱۔ ۱۸) خدا کی الہٰی کشش موسیٰ کے دل کو برابر اپنی طرف کھینچتی رہی اگرچہ مایوسی بدرجہ غایت اس پر طاری ہو جاتی تھی مگر وہ اس خیال کے جلوے کو کہ خدا اسرائیلیون کی رہائی میں اس سے مدد لینا چاہتا ہے نکال نہیں سکتا تھا۔ اسی طرح خدا آج کل بھی لوگوں کو بلاتا ہے کہ چین میں یا ہندوستان میں یا اپنے ہی شہر میں لوگون کی مدد کریں۔ کیا ہم خدا کی بلاہٹ کی مخالفت کر رہے ہیں ؟ کیا ہم موسیٰ کی مانند عذر کر رہے ہیں ؟ کیا ہم نے کوشش کی اور مایوس ہوگئے ہیں۔ اور اپنی اُس ناکامیابی کے سبب سے اور زیادہ کوشش کرنا نہیں چاہتے ؟ اگر ہمارا یہی حال ہے تو ہمیں یقین کرنا چاہئے کہ خدا اسی طرح ہمارے عذروں کو قبول نہ کریگا جس طرح اُس نے موسیٰ کے عذر قبول نہیں کئے وہ ہمیں بہتر تیاری کا موقعہ دے سکتا ہے جیسا کہ اس نے موسیٰ کو دیا لیکن وہ جلدی ہی ہم سے طلب کریگا کہ ہم جائیں اور لوگوں کو فتح کرنے میں مدد کرنے کی کوشش میں لگے رہیں۔

دعا۔ اے خداوند میری مدد کر کہ میں سرگرمی سے موسیٰ کے تجربے کا مطالعہ کرسکوں تاکہ میں اس سچائی کی روشنی میں جو تونے مجھ کو سکھلائی ہے سزا نہ پاؤں ؛

۲۔ داؤد کا تجربہ۔

یہہ سبق یعنے داؤد کا تجربہ جسپر کہ ہم غور کرنا چاہتے ہیں نہایت ہی پُر نصیحت اور عملی ہے۔ اس قصے کا بیان ۱ سموئیل ۱۷ : ۳۱۔۴۸ میں یون پایا جاتا ہے کہ داؤد جاتی جولیت سے ایک لمحہ بھر کی لڑائی میں جھجک گیا۔ اِس نے یہودہ کی پہاڑیوں میں محسوس کیا تھا کہ خدا

اُس کا چوپان اور رہائی دہندہ ہے۔ اُس کو پہلوان پر فتح حاصل کرنے کا کچھ اندیشہ نہیں تھا بلکہ وہ اس لئے جھجکتا تھا کہ اُس کے صلاحکار کوشش کر رہے تھے کہ اس کے بجائے کوئی اور کوشش کرے اور وہ کسی قدر ظاہری تیاری کے ساتھ اس لڑائی میں شریک ہوا۔ داؤد کا دل اُس سے کانپ اٹھا اور اُس کا تامل اس کی نجات تھی۔ لیکن غور کیجئے جیسا کہ موسیٰ کے حال میں بیان کیا گیا ہے کہ اس کا لمحہ بھر کے لئے بھی جھجکنا یہہ ہرگز ظاہر نہیں کرتا کہ کام میں کوشش کرنے کو چھوڑ دینا اس کے لئے مناسب تھا۔ اس کی جھجک ایک بہتر بات کے معلوم ہونے کے سبب سے مغلوب کی گئی تھی تاکہ نہ صرف اس کی جھجک جاتی رہے بلکہ ایماندار پاک دلیری حاصل کرکے پہلوان کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاوے۔

ہر ایک مسیحی کو اس سبق کے سیکھنے کی ضرورت ہے ہم ذات سے ہی خود غرض ہیں اور اس کے برعکس کرنے سے جھجکتے ہیں۔ تم دیکھوگے کہ اور کئی لوگ اپنی راہ میں کامیاب ہو گئے ہیں ممکن ہے کہ یہہ تمہاری راہ ہو یا نہ ہو مگر خدا تم کو ضرور ہدایت دیگا کہ کونسا طریقہ تمہارے حسب حال ہے۔ اس سے مت پھرو۔ وفاداری سے اُس کو ٹٹولو۔ اگر خدا تم کو چند ایسی خوبیاں عطا نہ کرے جنسے تمہارے دوستوں کو کامیابی حاصل ہوئی ہے تو یقین رکھو کہ وہ تمکو کسی ایسی خوبی سے مسلح کرنا چاہتا ہے جو تمہارے کام میں بہت مفید و کارگر ہوگی۔ داؤد کا ساؤل کے ہتیاروں سے مسلح ہونا بہت سے لوگوں کی تصویر ہے جو ایسے ہتیاروں کے استعمال کے سبب جنکو وہ ٹھیک طور سے استعمال نہیں کر سکتے تھے ناکامیاب ہوئے ہیں۔ داؤد نے اپنے معمولی گوپئے سے جسکو وہ بخوبی استعمال کر سکتا تھا کامیابی حاصل کی

دعا۔ پیارے خداوند افضل بخش کہ ٹھیک جیساکہ میں ہوں معہ اُن خوبیوں کے جو تو نے مجھے بخشی ہیں تیری بلاہٹ کے بموجب تیرے ہاتھ میں تیری تابعداری کے لئے سپرد کر سکوں اور پورا توکل کر سکوں کہ تیری مدد سے میں اس کام کو جو تو نے میرے کرنے کے لئے دیا ہے انجام تک پہنچا سکوں

مُراسلات

الفرقان یا مذہب اسلام

تصنیف

جناب پادری غلام مسیح صاحب پاسٹر اے۔ پی چرچ۔ ڈیرہ دون

مذکورہ عنوان کتاب دو جلدوں میں ایک عرصہ سے خاکسار کی میز پر بغرض ریویو پڑی ہے۔ افسوس کے کاروبار منصبی نے اجازت نہ دی کہ اس طرف پوری توجہ ہو۔ اور جب توجہ ہوئی بھی۔ تو نہ ہونے کے برابر وجہ یہہ کہ اس مضمون پر لکھنے والا ایسا شخص ہونا چاہئے جیسے کہ خود مصنف صاحب ہیں۔ یا اخویم اکبر مسیح دہاندہ جوکہ مذہب اسلام اور قرآن پر حاوی ہوں۔ قرآن کے مضامین جنکے نوک زبان ہوں۔ جیسے خود حضرت تھے جہاں ضرورت پیش آئی جھٹ آیت نازل۔ ویسے ہی ان صاحبان کا حال ہے۔ ان کے واسطے ہر بات میں قرآن کی آیات پیش کرنا اور انکا مطلب ادا کرنا۔ بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ میں ایسے قابل صاحب قرآن کی تصنیف پر کیا رائے زنی کر سکتا ہوں۔ ہاں البتہ اگر میں بھی انکی طرح قرآن دانی میں مفسر ہو جاؤں۔ تو ریویو کا حق ادا کر سکونگا۔ لیکن یہہ اسلام دانی۔ اور قرآن انہی کے نصیب رہے۔ یہہ بوڑھا واعظ اب سوائے انجیل خوانی کے کسی دوسری کتاب کا خواہاں نہیں۔ لیکن مصنف الفرقان کی لیاقت کی میں داد دوں۔ اُنپر تو حضرت سعدی شیرازی کا یہہ شعر صادق آتا ہے ؎

گر تو قرآن بدین نمط خوانی

ببری رونق مسلمانی

بھلا خیال فرمائیے۔ کہ جو شخص قرآن سے یہہ بات ثابت کر دے۔ کہ الکتاب بزمانہ حضرت محمد صحیح وسالم موجود تھیں۔ اور کہ المسیح کو رد کرنے والا خود اسلام سے مردود ہوتا ہے۔ اور کہ مسیحیت ہی اسلام ابراہیمی ہے پہلے حصے کے پڑھنے سے تو کسی قدر قرآن کی رونق خیال میں رہتی ہے۔ مگر دوسرے حصے میں تو قرآن کا صفایا بلا دیا۔ کیا معنے۔ کہ جن باتوں اور حقیقتوں کو محمدی رد کرتے ہیں وہی مصنف الفرقان نے فرقان سے ثابت کر دی ہیں۔

(۱) المسیح کی ازلی پیدایش (۲) المسیح کلمتہ اللہ (۳) مسیح روح اللہ (۴) عصمت المسیح (۵) معجزات المسیح بصورت خالق (۶) المسیح کی موت اور قیامت (۷) المسیح ختم المرسلین اس دوسرے حصے میں دو باب اور ۷ فصلیں ہیں جو ۲۴۲ صفحہ پر ختم ہیں ویسے ہی پہلے حصے میں دو باب اور ۱۳ فصلیں ہیں جو ۲۹۷ صفحہ پر ختم ہیں۔ بیان دلچسپ اور عالمانہ ہے۔ مجھے صرف اسی قدر افسوس ہے کہ چونکہ میں نے کبھی قرآن کی اس قدر تلاوت نہیں کی۔ لہذا میں آیات کی تفسیر اور بیان کے حسن و قبح کو بخوبی نہیں سمجھ سکتا۔ لہذا پوری رائے جیسا چاہئے نہیں دے سکتا اس قدر ضرور کہونگا۔ کہ مصنف نے کمال عرقریزی سے یہہ کتابیں لکھی ہیں۔ ضرور ہے۔ کہ انکی محنت کی قدر کی جاوے۔ مسیحی مناودں کے واسطے بہت مفید ہونگی۔ اور نیز اُن محمدیوں کے واسطے جو مذہب سے دلچسپی رکھتے ہیں فائدہ مند ہیں۔

یہہ دونوں رسالے لودیانہ مشن سٹیم پریس میں نہایت خوشخط اعلےٰ درجہ کی صفائی کے ساتھ ڈمی کاغذ پر چھپے ہیں۔ حصہ اول کی قیمت ۸؍ حصہ دویم کی قیمت ۸؍ ہے۔ مصنف سے مل سکتے ہیں۔

راقم رحمت مسیح۔ واعظ

تاویل القرآن

جسمیں قرآن شریف کی صحیح تفسیر کا اصول قائم کرنے کی غرض سے اُس کی تالیف یعنے جمع و ترتیب کی سچی تاریخ سنائی ہے اور ثابت کیا ہے کہ وہ کسی کل کا جزو متعلقہ ہے۔ جو اپنے معنے بیان کرنے میں یہودیوں اور عیسائیوں کی کتب مقدسہ سے جن کی پوری تصدیق کرتا ہے ہرگز مستغنی نہیں۔

مصنفہ

مصنف فرحت عیسوی

یہہ ایک ۹۰ صفحہ کی کتاب جس کا مضمون عنوان سے ظاہر ہے۔ مصنف کے نام سے اپنی قدر و خوبی اور معتبری کو ظاہر کر رہی ہے۔ میرے کہنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید جس تحقیق۔ متانت۔ سنجیدگی۔ اور ادب سے مصنف نے اس تصنیف کا حق ادا کیا ہے۔ وہ انہی کا حق ہے سنا کرتے تھے کہ سیل صاحب قرآن کو حضرت محمد اور حضرت جبرائیل سے بہتر سمجھنے والے ہیں۔ مگر تاویل القرآن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مصنف علم فقہ۔ تاریخ محمدی۔ احادیث۔ اور تاریخ قرآن دانی پر ایسا حاوی ہے۔ کہ مسلمانوں میں بھی کوئی اکادکا ایسا ہوگا۔ محدث تو یہہ بزرگ ایسا ہے کہ حدیث کو اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کرنا۔ کوئی بڑی بات ہی نہیں کوئی اندھا محمدی حافظ ایسا ہو تو ہو۔ جس نے قرآن اور حدیث خوانی میں عمر بسر کی ہو۔

پرانی تصنیفات جیسے مولانا ڈاکٹر عماد الدین مرحوم وغیرہ کی۔ اپنے موقعہ اور وقت پر کام دے گئیں لیکن اس روشنی کے زمانہ میں جبکہ احادیث کا بھی اعتبار محمدیوں ہی کے درمیان سے اٹھ گیا۔ تو ایسے ہی مصنف کی ضرورت تھی۔ جو انکی موجودہ مانی ہوئی باتوں کو اُن کے سامنے پیش کرے۔ سو بھی نئی روشنی کے خیالات کے مطابق جیسے مسیح الدجال+ کی تحریرات مولوی محمد امام الدین صاحب کی تصنیفات۔ شیخ چراغ الدین مرحوم کا نور الہدیٰ۔ اور منارۃ المسیح وغیرہ آجکل بیان کر رہے ہیں۔ خدا کا شکر ہو کہ ایسا قابل عالم خدا نے ان مخالفوں کے مقابل مصنف تاویل القرآن و صنعت عیسوی کھڑا کر دیا۔ جو علم و لیاقت اور تائید ایزدی سے ایسے ایسے مخالفوں کا منہ بند کرتا ہے۔ خدا اُس کے قلم پر برکت دے ۃ

اس کتاب تاویل القرآن میں ایک دیباچہ۔ چار ابواب۔ اور ایک خاتمہ ہے۔ دیباچہ میں قابل مصنف نے مسلمانوں کی قرآن فہمی۔ مختلف تراجم۔ اور تفاسیر کا بیان کیا ہے۔ کہ ان باتوں کے متعلق کیونکر مسلمان آپس میں مخالف ہیں۔ اور کہ کس طرح ہر ایک گڑھے میں گرا ہوا ہے باب اول میں علماء اسلام کے خیالات دربارہ کتب مقدسہ و قرآن۔

باب دوم میں۔ اصول تفسیر قرآن جسمیں یہہ ثابت کیا ہے۔ کہ قرآن چونکہ ایک ناکمل کتاب ہے۔ اس لئے وہ خود اپنی تفسیر نہیں کر سکتا۔ اس کے واسطے توریت کی ضرورت ہے۔ جو کہ بجائے خود ایک مکمل کتاب ہے ۃ

باب سوم جس میں چار فصلیں ہیں۔ ان میں قرآن کی تاریخ کا بیان نہایت ہی دلچسپ ہے۔ دیکھنے کے قابل ہے۔ اس باب کے آخری فصل میں شروع سے جو قرآن کا حشر ہوتا رہا۔ اُس کا مفصل بیان ہے جو سچ مچ قابل دید ہے۔ چنانچہ اس کے قریب آخر یہ بیان تحریر ہے کہ

"یہہ تو ظاہر ہو گیا۔ کہ حضرت عثمان نے ابن مسعود کا قرآن چھین کر جلا ڈالا۔ اور ان لوگوں کے قرآن بھی جو اس صحیفہ کی نقل تھے۔ جلوا دیے گئے۔ مگر ابن مسعود نے اہل عراق کو تاکید کی تھی۔ کہ جہاں تک بن پڑے۔ اپنے اپنے قرآنوں کو پوشیدہ کر ڈالو۔ پس کوئی تعجب کی بات نہیں اگر کوئی بعو لاالبر انسخہ ابن مسعود کے کسی یار کے پاس رہ گیا ہو۔ اور دستبرد خلیفہ (عثمان) سے اُس وقت بچ گیا۔ اور شاید سچ ہو جو نامہ دانشوران ناصری مطبوعہ ایران جلد اول صفحہ ۲۸۰ و ۲۸۷ سطور ہے۔ کتب تاریخ میں لکھا ہے۔ کہ ۳۹۸ہجری میں بطابق الخلافت بغداد میں فرقہ امامیہ کے رئیس وقت شیخ مفید کے مریدوں اور سنیوں کے امام ابو حامد اسفرائینی کے پیروان کے درمیان ایک ایسا بڑا جھگڑا پیدا ہو گیا۔ کہ دونوں رئیس کچھ دنوں کے لئے نگاہ خلق سے پوشیدہ ہونے پر مجبور ہوئے۔ اور تدریس کا سلسلہ اور اشاعت علم کا معمول بند کر دینا پڑا .... قضا کار اُسی زمانہ میں سنیوں کے ہاتھ میں ایک صحیفہ قرآن پڑ گیا اور یہہ مشہور ہوا کہ وہ صحیفہ عبداللہ بن مسعود ہے جو تمام مصاحف سے بے اندازہ اختلاف رکھتا تھا۔ اُسی سال اٹھائیسویں (۲۸) ماہ رجب کو جمعہ کے دن شرفاء و فقہاء و قاضیوں کی ایک بہت بڑی مجلس منعقد ہوئی۔ جس کے سامنے وہ مصحف لایا گیا۔ اور تمام لوگوں نے اس قرآن کی آیتوں کو دیکھا۔ اور اُس میں جو مقامات مختلف تھے

حاشیہ + اس سے ہر ایک مخالف مسیح مراد ہے۔ خواہ کوئی ہو۔ اور کسی زمانہ میں ہو۔ حال میں شیخ چراغ الدین صاحب نے اپنے رسالہ منارۃ المسیح میں ثابت کیا ہے۔ کہ یہہ مسیح الدجال مرزا قادیانی ہے ۃ

آنکھو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا اور تب ابو حامد اور تمام فقہا نے اس نسخہ کے جلانے اور تلف کرنے کا حکم دیا۔ اور فتویٰ لکھدیا۔ اور اُسی جگہ سنیوں نے اُسکو جلا ڈالا۔ بقول غالب ؎

اک شمع رہگئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

(۴) قرآن عثمانی پر اجماع کا دعویٰ۔

حضرت علی نے قرآن جمع کیا۔ اُس کا پتہ نہ لگا۔ حضرت سالم نے قرآن جمع کیا۔ وہ بھی غفلت کی تاریکی میں معدوم ہوگیا۔ حضرت ابوبکر نے قرآن جمع کیا۔ مروان نے مسلمانوں کی آنکھوں کے آگے اسکو پھونک دیا۔ عبداللہ بن مسعود نے قرآن جمع کیا غلامان حضرت عثمان نے زد و کوب کرکے چھین لیا۔ اور اُس کو آگ میں ڈالدیا۔ ابی بن کعب نے قرآن جمع کیا۔ بیچارے نے ابن مسعود کی درگت دیکھکر قہر درویش برجان درویش اس کو بھی حوالہ فنا کیا۔ اب سوائے عثمانی کے کوئی دوسرا قرآن باقی نہ رہا۔ یہہ سب پر غالب آیا۔ اور اس نے سبکو نیست کر ڈالا۔

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانہ میں صفحہ ۱۵۲-۱۵۵

فصل چہارم میں ثابت کیا ہے کہ عثمانی قرآن باقی تمام قرآنوں کا مخالف تھا۔

فصل پنجم۔ میں ثابت کیا ہے۔ کہ کس قدر قرآن تلف ہوکر باقی کیا رہگیا ہے۔

باب چہارم میں اہل قرآن کے خیالات کی تنقید ہے اس میں بھی دو فصلیں ہیں۔

فصل اول میں بیان کیا ہے کہ قرآن کا ماخذ کیا ہے۔ حضرت علی کا نسخہ کس طرح اور کہاں سے مرتب ہوا۔ اور ان کے پاس ما بین الدفتین کیا تھا۔ وہی قرآن کا ماخذ تھا۔ جو حضرت محمد نے حضرت علی کے پاس چھوڑا۔

فصل دوم میں آیت رجم کی تلاش۔ جواب قرآن میں موجود نہیں۔ لیکن کسی وقت تھی۔ آخر میں خاتمہ کے بعد ضمیمہ ہے۔ جسمیں ۳ مستند عالموں کے تراجم قرآن کے نمونے چند آیات کے پیش کئے ہیں +

اول ایک شیعہ عالم نواب محمد حسین قلی خان صاحب لکھنوی۔

دویم مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی۔

سویم پادری عماد الدین صاحب مرحوم پانی پتی۔

یہہ کتاب ریویو اور تعریف کی محتاج نہیں۔ صرف اشتہار کی محتاج ہے۔ کہ عام طور پر اس کا اشتہار دیا جاوے۔ تاکہ طالبان حق کو معلوم ہو کہ ایسی کتاب شائع ہوئی ہے۔ پھر وہ خود ہی خریدینگے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے مسیحی مناد خصوصاً۔ اور آریا صاحبان عموماً جنکو محمدیوں سے مناظرہ کی لگی رہتی ہے۔ اس کو ضرور پڑھینگے۔ اور خوب پڑھینگے۔ اور حفظ کریں۔ کیونکہ یہہ ہتھیار وقت پر کام آنے والا ہے۔ اور محمدی صاحبان اِس کو بہ غور و انصاف مطالعہ فرما دیں گے۔ اور آیندہ یہہ کہنے کی جرأت نہ کرینگے۔ کہ قرآن حضرت محمد کے وقت سے ویسے کا ویسا ہی ہے۔ اور کہ جامع کتاب ہے۔ در حقیقت جیسا کہ مصنف صاحب نے ثابت کیا ہے یہہ موجودہ قرآن کسی کل کا جزو ہے۔

ہم مصنف کے محنت اور عرقریزی کی داد دیتے ہیں۔ اور اس پر برکت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ قیمت اس کتاب کی صرف ۳ ہے۔ جو کہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور سے درخواست کرنے پر مل سکتی ہے۔

راقم رحمت مسیح۔ واعظ

نہایت خوشی کی بات ہے کہ حضور گیکواڑ بڑودہ یورپ سے واپسی پر اپنی ریاست میں پرائمری تعلیم لازمی اور مفت کرنیوالے ہیں۔

ڈبلیو بل صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب نے کرنل بیٹ صاحب انسپکٹر جنرل سول ہسپتال ہائے پنجاب سے قرار داد کرکے فیصلہ کیا ہے کہ مدارس اور بورڈنگ ہوسوں کی قابل اطمینان ڈاکٹری نگرانی کی جاوے۔ اِس کے مطابق آیندہ ڈاکٹر خود مدرسوں اور بورڈنگ ہوسوں کے طلبا سکا معاینہ کرینگے اور وہاں کی صفائی اور حفظان صحت کی تدابیر پر رپورٹ کیا کرینگے۔

اعلان واسطے فائدہ عام

مژدہ مسیحیان ریاست پٹیالہ

جناب ایڈیٹر صاحب براے مہربانی چند سطور براے فائدہ عام درج اخبار کرکے بندہ کو ممنون احسان فرما دیں۔

میں یہاں موضع لالڑو ریاست پٹیالہ میں کئی سال سے کام کر رہا ہوں یہاں مجھ کو ہمیشہ پانی کی بڑی بھاری تکلیف رہا کرتی تھی جو کہ اکثر دیہاتی کا معمول کو ہوا کرتی ہے اور چونکہ دستور ہوگیا ہے کہ اکیلا آدمی واسطے دیہاتی کام روانہ کیا جائے جسے مخالفوں کو تکلیف پہنچانے کا اچھا موقع ہاتھ آیا کرتا ہے بندہ پر بھی بڑے بڑے حملہ ہوا کئے اور خاص کر جو حملہ دشمنوں نے پانی کے بارے میں مجھ پر کیا برداشت سے باہر تھا کہ جس کا بیان فضول ہے کیونکہ یہہ کوئی نئی بات نہیں ہے لیکن بندہ نے خداوند مسیح سے مدد مانگ مانگ کر ہمیشہ کے لئے فتح پائی یعنی جناب وار برٹن صاحب کو خداوند مسیح نے میرا مددگار بنا دیا جنھوں نے ریاست سے میرے لئے حکم جاری کروا دیا کہ ہری موہن عیسائی نہ صرف پڑاؤ لالڑو کے کوئے سے بلکہ کل لالڑو کے چہات دیہہ سے جو کہ بیرون نجات موضع مذکور کے ہیں پانی بھر سکتا ہے اور پولیس کے نام حکم ریاست یعنی کونسل سے منگا دیا کہ کوئی شخص بندہ کو پانی بھرنے سے منع نہ کرے اور اگر کوئی تکرار کرے تو نالش

ہونے پر سیراب ہوگا لہذا کل برادران ریاست مذکور کو اطلاع دیتا ہوں کے اگر کسی بھائی کو میری مانند تکلیف پانی کی ہو وہ جناب دار برٹن صاحب بہادر کے پاس میری طرح جاکر اپنا دکھ بیان کرے ضرور وہ رحم دل صاحب اسکی سنینگے اور امید قوی ہے کہ کل ریاست میں یہہ حکم جاری ہوجائیگا۔

آپکا خادم ہری موہن موضع لالڑو ریاست پٹیالہ

ہڈسن ٹیلر صاحب کی حیرت انگیز پیشینگوئی

بھائیو مجھے یقین ہے اور میں یقین کرتا ہون کہ یہہ یقین خداوند کی طرف سے ہے کہ آئیندہ دس برس میں دنیا کی تواریخ میں ایک خونخوار جنگ واقع ہوگا۔ اِس جنگ میں روس ایک طرف ہوگا یہی قومون کے خیال عموماً روس کے خلاف ہوں گے اس جنگ کے وقت ایک ریوائیول پھوٹ نکلیگا ایسا کہ کلیسیا کی تواریخ میں پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ جو ساری دنیا میں پھیل جاویگا اور بہتون کو راستبازی کی طرف پھیرے گا۔ اور بھائیو مجھے زیادہ تر یقین ہے کہ اِس ریوائیول میں روح القدس کی بڑی بارش کے عین پیچھے خداوند خود آجائیگا۔

یہہ الفاظ ایسے عجیب ہیں کہ جب یہہ ماہ دسمبر میں شکاگو کے اخبار انسٹیچوٹ ٹائی میں چھپ گئے نہ صرف لوگوں میں عام دلولہ پیدا ہوگیا بلکہ ان الفاظ کی اصلیت وصحت کی بابت کوشش کی گئی۔

اے پی فٹ صاحب جو برگ موڈی صاحب کے داماد اور شکاگو بائیبل انسٹیچوٹ کے کام میں ان کے جانشین ہیں ہمکو اس پیشینگوئی کی تواریخ معہ اِس پیشگوئی کے مفصلہ ذیل دیتے ہیں تاکہ اس پیشینگوئی کی قدر و منزلت معلوم ہو۔

مسٹر ہڈسن ٹیلر صاحب کی پیشگوئی دنیا کے عالمگیر ریوایول کے بارے میں اخبار انسٹیچوٹ ٹائی مطبوعہ دسمبر ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۱۴۰ پر ایک عجیب پیشگوئی چھپی تھی جسکو جے ہڈسن ٹیلر صاحب نے چین کے ملک میں دس برس پیشتر فرمایا تھا مسز ڈاکٹر ہاورڈ ٹیلر نے جو ہڈسن ٹیلر صاحب کی بہو ہیں اخبار مذکور کے ایڈیٹر فٹ صاحب کو مفصلہ ذیل خط لکھا۔

ہمیں آپکے دسمبر کے پرچہ کو دیکھکر بہت دلچسپی پیدا ہوئی خاصکر اُس فقرے سے جو اخبار مذکور کے صفحہ ۱۴۰ پر ہے جو میرے پیارے سسر سے علاقہ رکھتا ہے۔

گاڈرڈ صاحب کا بیان جنہوں نے اس پیشگوئی کو چھپوایا ہے ہمارے لئے بالکل نیا ہے۔ ہم اِس پیشگوئی کی بابت زیادہ تر جاننے کے لئے فکرمند ہیں۔ اگر آپ کو تکلیف نہ ہو مہربانی کرکے اِس خطکو گاڈرڈ صاحب کی خدمت میں ارسال فرمائیں کیونکہ گاڈرڈ صاحب سے ہماری واقفیت نہیں ہے امید ہے کہ آپ کو انکا پتہ ہوگا۔

چین کے بہی اخباروں میں بھی ہڈسن ٹیلر کا رویا چھپ گیا۔ لوگون میں بہت شور و غل ہوا۔ ایک نے ایڈیٹر صاحب کو مفصلہ ذیل خط لکھا۔

"آپکو اِس پیشینگوئی کا پتہ کہاں سے ملا۔ کیا آپ تحقیقات کرسکتے ہیں کہ آیا یہہ سچ ہے یا کہ بناوٹ۔ یہہ عجیب معلوم ہوتا ہے کہ ٹیلر صاحب کا خاندان اس سے بالکل بے بہرہ نظر آتا ہے اور یقیناً میں نے بھی اس کو کبھی نہیں سنا۔ میں نہیں خیال کرتا کہ ڈاکٹر ٹیلر ایسے بے سمجھ ہوں کہ دس برس پہلے اِس قسم کی پیشگوئی کی ہو۔"

اس خط کے ملنے سے پیشتر مسٹر گاڈرڈ سے ملاقات کی گئی کہ وہ یقین دلادیں کہ ان کا بیان صحیح ہے۔

مسٹر گاڈرڈ کا بیان مفصلہ ذیل ہے

پادری او۔ ای گاڈرڈ صاحب مقیم مسکوگی آئی ٹی کا مفصلہ ذیل بیان جو میتھوڈسٹ چرچ کے مشنری ہیں جو جنوبی چین سے لوٹ کر گھر آئے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا جو عالمگیر ریوایول کے آنے کے امیدوار ہیں وہ کہتے ہیں۔

"دس برس سے زیادہ کا عرصہ گذرا کہ چین کے شہر شنگھائی میں مجھے پادری ہڈسن ٹیلر صاحب کے وعظ کو چھاپنے کا استحقاق ملا۔ مجھے یاد ہے کہ جب ٹیلر صاحب وعظ کر رہے تھے تو وعظ کے درمیان ٹھہر گئے اور کہا "بھائیو مجھے یقین ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ یہہ یقین خداوند کی طرف سے ہے کہ آئیندہ دس سال میں دنیا کی تواریخ میں ایک خونخوار جنگ واقع ہوگا اِس جنگ میں ایک طرف روس ہوگا اور دوسری طرف مشرقی اقوام میں سے ایک ایسی قوم ہوگی جسکا خیال عموماً روس کے خلاف ہوگا۔ اِس جنگ کے ساتھ ہی (مغربی یورپ میں) ایک ایسا بڑا ریوایول پھوٹ نکلیگا جو کلیسیا کی تواریخ میں کبھی واقعہ نہ ہوا تھا جو دنیا میں پھیل جائیگا اور بہتوں کو راستبازی کی طرف پھیریگا۔ اور میرے بھائیو یہہ میرا زیادہ تر یقین ہے کہ روح القدس کی اِس بڑی بارش کے بعد ہی خداوند خود آجائیگا۔

مفصلہ بالا سب کچھ معہ ٹرنکیٹوں کے ٹھیک ہے اس وقت جبکہ ٹیلر صاحب وعظ فرما رہے تھے غیر معمولی کچھ نہ تھا سوائے اِس نبوت کے وہ ایک زبور کی تشریح کر رہے تھے جسکی بابت مجھے معلوم نہیں کہ وہ کونسا زبور تھا۔ انکا بیان بغیر کسی قسم کے جوش کے تھا۔ مگر وہ اِس پیشین گوئی کو اِس لہجہ سے بیان کر رہے تھے کہ ان کے پاس دلائل کافی ہیں اور جس کا انکو بالکل یقین ہو۔

مابعد کے نوازیکی اظہار ایسے ہوتے کہ جنکے سبب یہہ پیشین گوئی کمال دلچسپ ہوگئی ہے۔

آپکا مسیح میں او - اسی گاڈرڈ

مسٹر گاڈرڈ میتھوڈسٹ کلیسیا کے مشنری ہیں جو جنوبی چین سے لوٹکر آئے ہیں۔

کیا یہہ ممکن نہیں ہے کہ آخری برسات آنیکو ہے اور یوئیل نبی کی یہہ نبوت پوری ہونے کو ہے۔

اور اس کے بعد ایسا ہوگا کہ میں اپنی روح سارے بشر پر ڈالونگا اور تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوت کرینگے اور تمہارے بوڑھے خواب دیکھینگے اور تمہارے جوان رویتیں

یہہ بیان مشنری ریویو آف دی ورلڈ اخبار سے ترجمہ کیا گیا ہ

راقم - چنڈی داس - از قصور

ہندوستان میں مسیحیت کا اثر

رسلیلے کے لئے نورافشان مطبوعہ ۲۶ر اپریل سنہ ۱۹۰۶ء

(دیکھو صفحہ ۶ - کالم ۳-۲)

ہندوستان مسیحی خمیر سے پھولتا جاتا ہے جیسا گذشتہ اشاعت سے ظاہر ہے کہ ہند جلد مسیح کے لئے تیار ہو جائیگا۔ اے ناظرین ہندوستان بیچارہ اُس آدمی کی مانند ہے جس کو بہت نشوں نے اپنے قبضے میں کیا ہوا ہو۔ کہ وہ شراب - بھنگ - پوست - چرس - افیون گانجہ - تاڑی وغیرہ کا عادی ہو کر نشئی اشیاء کا دائم الغلام ہو۔ ایک دم اس آدمی کو مجبور کیا جاوے کہ تو اس خراب عادت کو ترک کر اور ان نشے والی چیزوں سے رہائی حاصل کر۔ تو یہہ اس کے لئے ایک مشکل امر اور سخت مصیبت کا معاملہ ہے۔ اس کے بچنے کا عمدہ طریقہ یہہ ہے کہ وہ پہلے ایک نشے کو ترک کرے اور جب اس کا زور گھٹ جائے اور عمل برداشت ہو جائے تو پھر دوسرے سے خلاصی پانے کا ارادہ باندھیگا اور یوں ہی سب سے نجات حاصل کریگا۔

بھائیو میرا مطلب یہہ ہے کہ ہندوستان دن دن کی لکڑی کی مثال کیطرح ہے یا یوں سمجھو کہ ہندوستان بہت خاوندوں کی ایک جورو ہے بت پرستی - پیر پرستی رسم پرستی - مذہبی تعصب - ملک پرستی - بید پرستی - سورج چاند اور سیاروں کی پوجا اور محمدیت وغیرہ - پنتھوں اور سمپردن کے بندھن میں بندھے ہوئے تھے اتنے خاوند ہوتے ہوئے ایک جورو کا چھوٹنا بہت محال ہے - امید غالب ہے کہ ہندوستان ایک ایک کرکے سب کو دور دفعہ کریگا اور آپکو اس غلامی سے بچنے کی کوشش کرنے میں ہمت نہ ہاریگا۔ خدانے بھی اس بچاؤ کی خاطر انڈیا میں ہل جلی ڈال دی ہے - اور یہہ عجیب تحریک اللہ سبحانہ تعالیٰ کا ایک عمدہ ارادہ نظر آرہا ہے تھوڑے دنوں کی بات ہے کہ مانانوالہ بار میں سکھوں اور گورو کے نام دھاریوں کا ایک بڑا مجمع منعقد ہوا۔

جن کی تعداد پانچہزار آدمیوں سے بھی زیادہ تھی آنصاحبان نے اپنے لکچروں میں بت پرستی اور پتھر اور قبر اور خانقاہ پرستی کی خوب مٹی پلید کی اور پرانی ہند تعلیم اور برہمنوں کے منتر جنتر کا خوب ستیاناس کر دیا اس ہی ہفتہ کی بات ہے - کہ موضع چک نمبر ۱۶ میں ایک باوا یعنی ہندو سادھو آیا ہے اس نے ہندو زمینداروں کو اتوار کے دن ہل چلانے سے روک دیا ہے اور گاؤں میں اپنے اپدیش کا ایسا اثر ڈالا ہے کہ لوگ صبح اُن لوگوں کی تاڑ میں رہتے ہیں جو شخص اتوار کو ہل جوتے اس حکم کے نافرمانوں کے لئے اہل گاؤں نے دو روپے آٹھ آنہ جرمانہ یا تاوان ٹھہرا رکھا ہے - سننے میں آیا ہے کہ باوا صاحب کہتے ہیں کہ اگر تم اتوار کو ہل جوتوگے تو تمہارے مویشی وبا سے نہ بچیں گے ضرور اس سبق کا استاد مسیحیت ہے ورنہ پہلے یہہ باتیں کہاں تھیں ؟

ایک دفعہ کسی مشن سکول میں ایک پادری صاحب کا لکچر فیاضی پر تھا۔ سننے والے ہندو، مسلمان اور مسیحی تھے پادری صاحب نے بیان کیا کہ اس ملک کی عورتیں ہر روز جب آٹا گوندھیں تو ایک مٹھی بھر کسی الگ برتن یا گھڑے میں ڈالدیا کریں تو اتوار کے گرجا کے لئے چندہ معقول بن جائیگا محمدیوں کی مجھے خبر نہیں مگر ہندوؤں میں اتنا اثر ہوا کہ انہوں نے جاکر ایک ایک گھڑا اپنے گھروں میں رکھ دیا اور اپنی ماؤں بہنوں اور بیویوں کو تاکید کہا کہ جب یہہ گھڑا بھر جاویگا تو خدا کے کام پر خرچ کرنا اور یہہ بات اب تک بھی اس گاؤں میں جاری ہے۔

اور بھی بہت سے گناہ بدرسمیں ہندوستان سے کافور ہوتی جاتی ہیں دیکھئے جب کبھی زور سے آندھی آتی ہے تو بڑے بڑے درختوں کو گرا دیتی ہے۔ اور بہت سی نجاسات اور آلودگی کو اڑا کر دور پھینکدیتی ہے۔ وہ آندھی گویا صفائی کا کام عمدہ طور سے دیتی ہے ہندوستان میں اب زور سے آندھی آئی ہوئی ہے جو ہندوستان کے قریباً ہر حصہ میں سرسرا رہی ہے۔ تاکہ ہندوستان کے اُن مضبوط قلعوں کو جو شیطان کے ہاتھ میں گرفتار ہیں گرا کے مسیح رب العالمین کے فرمانبردار کرے اور ہر ایک گناہ یعنی بت پرستی باطل پرستی اور بدرسومات اور جھوٹے مذہبوں سے اپنے ہندوستان کو پاک کرے یہہ باد صرصر روح القدس کی تاثیر گر قوت اور انجیلی بشارت سے مراد ہے۔ سنو اے ہندوستان کے رہنے والو۔ اور جنہوں نے مسیحیت کی مخالفت کی ہے توبہ کرو اور ہوشیار ہو جاؤ ورنہ اٹا کر کہیں دور جا پڑو گے اور تمہارا مخالفت کرنا رائیگاں ہی جائیگا۔ اور تم خود بخود روکے جاؤ گے جب کہ تم سے کچھ بن نہ پڑیگا۔ جیسا کہ ایک آدمی اپنی احمق کے باعث کسی پانی کی قدرتی دھارا کو مٹی سے بند کرنے لگتا ہے۔ لیکن جب پانی کا زور بڑھتا ہے تو دم بندھ جو مٹی سے باندھا جاتا ہے پانی سے بہہ جاتا ہے

تو تمام مخالف سمت کو بہا کر دفعہ کر دیتا ہے۔ ویسا ہی وہ شخص جو اپنی عقل سے مسیحیت کی قدرتی ترقی کو روکنے کی خاطر ناجائز وسیلے یعنی گھاس پھوس اور نرے شی کے روڑے رکھتا ہے یعنی انسانی عقل اور قیافہ فراست اور باطل تحریر اور غلط بیانیوں سے مسیحیت کی مخالفت کرتا ہے اس کا کام چل جانے کو تیار ہے جیسا متقدمین میں ہوا۔ اور قریب ہے کہ روح القدس کا الہٰی دریا ان کے مخالفتوں کو بہا لے جائے جو قدرتی طور سے ہندوستان شیطان لعین نے تیرے باپ دادوں کو پھٹر کر سلایا تھا لیکن تو شیطان پر غالب آیا کر۔ اور مسیح کو اپنا بادشاہ سمجھ کر اس کی رعایا میں شامل ہو جا۔

راقم پادری بوٹا مل - مانانوالہ

قرآن اور اہل کتاب

قرآن - اس کتاب میں کچھ شک نہیں ہے بقر

اہل کتاب - یوں تو ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں میاں مٹھو ہوں دعوےٰ کرنا تو آسان ہے لیکن دعوے وہ جو کامل دلایل سے ہو ورنہ شرمندگی لہذا یہہ دعوے بھی جو قرآن کرتا ہے دلیل طلب ہے

قرآن - اگر تم کو قرآن کی نسبت کچھ شک ہو تو اہل کتاب سے پوچھو۔

اہل کتاب - افسوس ہے کہ اہل کتاب سے تو کوئی پوچھتا ہی نہیں ورنہ پوچھنے والے کا کیون نہ گھر پورا کر دیا جاے انشاءاللہ۔

قرآن مخالف کے پاس شک کی نسبت کیا کچھ ہے۔

اہل کتاب - قرآن کے مصنف کی رسالت کی نسبت شک - اور ناسخ و منسوخ کے معاملہ میں شک جبرائیل قرآنی کی بابت شک - بعض قصص پر شک مثلاً مریم اور اصحاب کہف کے قصے - قرآن کی تعلیم پر شک مثلاً کفار پر جہاد اور کثیر الازدواج - اور محمدی بہشت پر شک محمدی نجات پر شک وغیرہ وغیرہ۔

اگر اہل کتاب سے اور کچھ پوچھنا چاہو تو زیادہ توضیح سے تبلایا جائیگا۔ فقط

نامہ نگار مانانوالہ

سوال برائے جواب طلب

(۱) عبرانیوں کے خط کا مصنف کون ہے؟

(۲) مکاشفہ میں درندہ جانور کون ہے اور نیز جھوٹا نبی بھی؟

(۳) میکاایل کون ہے اور اس کے صفات بیان کرو؟

(۴) میکاایل اور شیطان کی لڑائی کب ہوئی؟

سائل بہاول خان - از روڑانوالی -

برادران پنجاب اور ہندوستان کو مژدہ

ناظرین نور افشان کیا ۱۲ اگست ۱۹۰۶ء آفتاب صداقت کی طرح چشموں میں چمک نہیں رہی ہے۔ تو اور کیا ہے۔ اب اُن برادران پنجاب اور ہندوستان کی امنگیں پوری ہونگی جو گذشتہ سال تشریف نہیں لے گئے پھر لوٹ کے دن نزدیک آتے ہیں۔ آسمان کی بادشاہت کے اوپر زبردستی ہوتی ہے اور زبردست لوگ اس کو چھین لیتے ہیں، کیا یہہ وقت زندگی میں پنجاب اور ہندوستان کے لئے مبارک وقت نہ ہوگا۔ کیا گذشتہ سال کی چنگاریاں جو بے خودی کی حالت تک پہنچ گئی تھیں اور اس وقت سے لیکر دم حال تک اسکی روشنی سے چمک رہی ہیں پھر وہاں حاضر نہ ہونگی۔ کیا روح القدس بڑی قدرت کے ساتھ اس کنونشن میں ہر ایک کو جو وہاں تشریف آور ہونگے بے خودی کی حالت تک نہ پہنچائیگا۔ اور اس طرح یہہ تباہ شدہ ملک پھر سرسبز نہ ہوگا۔ کیا یہہ دن نجات کا دن نہ کہلائیگا۔ کیا یہہ دن سیاہی کے نقطوں کو روح القدس کی آگ سے نہ جلائیگا۔ کیا یہہ دن بچھڑوں کو اپنے خداوند کی چھاتی سے لگائیگا دن مبارک نہ کہلائیگا۔ او عزیز القدر غیرت کے پتلو اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دو بلکہ یقین جانو کہ یہہ دن مبارک دن ہیں جو مسیح خداوند کی دوسری آمد کے دن ہیں۔ بھونچال پر بھونچال اپنا سلسلہ جما رہے ہیں۔ جو جاگیگا وہ عجیب و غریب چیزیں دیکھیگا میں اپنے ہموطنوں کو محبت کے ساتھ مجبور کرتا ہوں کہ اب ٹکوں کو خرچ کرنے کا موقعہ ہے۔ اور اپنے بزرگ صاحبان کو جنہوں نے اس کنونشن کا انتظام اپنے ذمہ لیا ہے سرکار سے رکنیشن (کا بندوبست کرنیکی صلاح دیتا ہوں میری دلی خوشی ہے کہ اس سال سیالکوٹ کنونشن پنجاب اور ہندوستان کے مسیحی بھائیوں اور بہنوں سے بھر جاوے اور ایک دم پنجاب اور ہندوستان کو آگ ایک دل ہو کر پھیلانیکا نعرہ بلند کرتے ہوئے لگائی جاوے۔ کیا ناظرین دلسے تیار ہیں۔ آخر میں آسمام کو آپکی نظروں میں پیش کئے دیتا ہوں۔ کتنی کتنی دور سے روحانی لوٹ کیواسطے جاتے ہیں اور لوٹ کا مال گھر آکر برابر بانٹتے ہیں۔ آج سے کمریں باندھ لو اس مسافرت کے لئے۔ آج سے باپ کی تعریف شروع کر دو۔ افسیوں ۵ ہا ۱۶ تک کو روز روز پڑھتے رہو وقت کو غنیمت جانوں کیونکہ دن بڑے ہیں۔ تعریف ہو تعریف کرو زمین ساری۔ فقط

راقم

چمن خان - آزاد حال لودیانہ

چینی لونڈی

گذشتہ اشاعت سے آگے

جب سے ہو سونے لنگ سو کو بیٹی بنا لیا تھا تو اُس کے ننھے دل میں زندگی آگئی تھی لیکن اب اُس نے اُس محبت کو جس کے لئے اس کا ننھا سا دل اس کی غلامی کے تمام برسوں میں ترستا تھا ایسی جلدی اور اچانک کھو دیا تو ایسا معلوم ہوا کہ اس کا سب کچھ جاتا رہا ہے۔ ممکن ہو کہ اور لوگ بھی اس کو پیار کرتے ہوں مگر اُن سب میں اس کی کوئی ماں نہ تھی۔ لنگ سو اسی کو سب کچھ اور ابھی کا خیال کرتی تھی۔ اس کو آیندہ جہان کی بہتر زندگی کا کچھ علم نہ تھا اور نہ ہی اسکو اس ملاقات کا خیال تھا جو موت کے بعد اُن کے ساتھ ہوتی ہے جو پہلے اُس جگہ پہنچ گئے ہیں کہ جہاں نہ موت اور نہ غم ہے وہ بت پرست لڑکی تھی وہ بہشت۔ یسوع اور ان کے ساتھ جو یسوع میں مرجاتے ہیں ملاقات کی نسبت کچھ نہ جانتی تھی۔

اُس کے لئے آیندہ کی نسبت بالکل تاریکی ہی تھی۔ موت کے بعد کی نسبت اُسکو صرف اسی قدر معلوم تھا جس قدر اس نے دوسروں سے سنا تھا یعنی یہہ کہ موت کے بعد روح دوسرے جسم میں جنم لیتی ہے اور اس کی ناواقفی کا سبب یہہ تھا کہ اُس بیچاری کو کوئی بتلانے والا نہ تھا

وہ رات ان دونوں لڑکیوں کے لئے بہت لمبی معلوم ہوتی تھی۔ اگرچہ چند مہربان پڑوسنیں اور پڑوسی بھی اُن کے ہاں رات بھر رہے مگر اُن کو اُن سے کچھ بھی تسلی حاصل نہ ہوئی۔ انہیں سے بعض کمرے میں لیان کے ساتھ رہے اور بعض جنازے کے دفن کے متعلقہ رسومات کے ادا کرنے کی تیاری کرتے رہے سب نے بیٹی کے غم کا تو خیال کیا مگر کسی نے بیچاری لنگ سو کے غم کی طرف توجہ نہ دی۔

لیان نے جانا کہ چینیوں کے دستور کے مطابق اُس کو اپنی والدہ کے لئے بہت ماتم کرنا چاہئے لیکن وہ یہہ بھی جانتی تھی کہ لوگ شیر کے وسیلے موت کا ہونا منحوس خیال کرتے ہیں اور ایسی موت کے لئے ماتم کرنا اچھا نہیں سمجھتے پس وہ نہیں جانتے تھے کہ کس طرح اپنے غم کو ظاہر کرے۔ شیر کے ڈر کے سبب وہ اپنی ماں کی موت کا سبب بتلانے سے ڈرتی تھی مبادا اُن خوفناک درندوں میں سے کسی کی روح سن لیوے اور اُس سے بدلہ لیوے لیکن اگر وہ چپ چاپ رہے تو آس پاس کے لوگ خیال کریں گے کہ وہ اپنی ماں کو پیار نہیں کرتی۔ اس کا غم بہت نہیں تھا وہ ان تمام باتوں کا خیال کر سکتی تھی اور نہیں جانتی تھی کہ کیا کرے۔ اسی کبھی خاموش اور کبھی روتے ہوئے رات گذر گئی۔ لیان کی نسبت یہہ کہنا انصاف سے بعید تھا کہ وہ اپنی ماں کو پیار نہیں کرتی لیکن اس کی محبت خود غرضی کی تھی۔ وہ اُن فایدوں کا خیال کر کے جو ماں سے اس کو حاصل ہوتے تھے زیادہ غم کرتی تھی۔

لیکن لونڈی کا حال ایسا نہیں تھا۔ اُس نے اپنا دل ہو سو کو دیدیا تھا۔ بچہ کا خاصہ پیار کرنا ہے۔ اُسکو صرف اس بات کے جاننے کی ضرورت تھی کہ کوئی اسکو پیار کرتا ہے تا کہ اپنے دل کی محبت اُس کو دے سکے۔ کسی کی روح بھی غلام ہونے کی وجہ سے تبدیل نہیں ہو جاتی۔ وہ اکیلی اندھیرے کمرے میں چلی گئی اور چپ چاپ بستر پر لیٹ کر تمام رات جاگتی رہی۔ اس کی آنکھ سے ایک آنسو بھی نہ گرا۔ اس کا غم لفظوں سے ظاہر نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ آنسوؤں سے زیادہ گہرا تھا۔ تمام رات غم کے سبب آہستہ آہستہ کراہتی اور کہتی رہی ماں! میری نئی ماں!! لیکن کسی نے اس کو ایسا کہتے ہوئے نہ سنا بلکہ سب نے خیال کیا کہ لونڈی سوتی ہے۔

صحت نامہ

افسوس کہ گذشتہ ہفتہ کے پرچہ نور افشاں میں میرے مضمون میں چند غلطیاں کاتب کی مہربانی سے ایسی رہ گئی ہیں کہ مضمون کا لطف جاتا رہا۔ مہربانی سے ناظرین تصحیح کریں۔

غلط	صحیح	صفحہ	کالم	سطر
صاحب جیسے ہونٹیا	—	۲	۱	۱۹
جانردن	جانردن	۶	۱	۱۶
پادری	پادری صاحب	۶	۱	۲۰
پادری	پادری صاحب	۶	۲	۲
پیرشن	پیپرشن	۶	۲	۱۷
کھیل کھیلے	کھل کھیلے	۶	۲	۲۵
رومی شن	رومی شیبن	۶	۳	۲۵
فلان ڈیکین	فلان جگہ ڈیکین	۷	۳	۱۷
پوپ کارڈنیل	پوپکا کارڈنیل	۷	۳	۱۸
جن کے تمام روحیں بھٹکیں	سو آپ جیسے بے صبروں کو ہم ہی دکھا دیتے ہیں دیکھئے نیا عہد نامہ متی بھٹکیں ۷-۲-۱۸			
سزاوار جزا	سزا جزا	۸	۲	۲۸

رسید زر

مسٹر ایچ۔ ہیجنس		عہ ۸
باوا امرداس	کلکتہ	عہ ۸
منشی میر عالم خان	بابت اشتہار	عہ ۸
مسٹر جمیل الدین	شاکر گڑھ	عہ
بابو فقیرا	ترگڑھی	عہ ۸

اشتہار

ملتان سی۔ ایم۔ ایس چرچ میں امرتسر کے ٹیکنیکل سکول کی ساختہ ایک ریڈو اس قیمتی دو سو روپیہ کی جنگل پنہ میں آویزان تھی جو شیشم اور پیتل سے بنائی گئی تھی اب گرجہ کے تبدیل ہونے کی وجہ سے دوسرے گرجہ میں اسکی جگہ نہ ہونے کے باعث چرچ اسکو فروخت کرنا چاہتا ہے خریدکنندہ کو اسکی تصویر بھی



بھیجی جاسکتی ہے سو پاسٹریٹ کمیٹی کی یہہ درخواست ہر کہ اگر کوئی کلیسیا اپنے گرجہ کی آرائش یا کوئی صاحب خانگی آرائش کے لئے اسکو لینا چاہیں تو وہ اس کی قیمت پیش کریں تو پاسٹریٹ کمیٹی حتی الوسع تھوڑی قیمت پر اسکو دے سکیگی ریبو داس بالکل نئی اور عمدہ حالت میں ہے اور بہت خوبصورت بھی ہے

المشتہر

طالب مسیح پاسٹر سیکرٹری پاسٹریٹ کمیٹی ملتان۔

ضرورت

ایس پی جی اور کیمبرج مشن گرلس انڈسٹریل سکول دہلی کے واسطے ایک ہندوستانی مسیحی بی بی کی ضرورت ہے جو کہ کلیسیائے انگلستان کی ممبر ہو اور لڑکیوں کو کشیدہ ڈورا نکالنا۔ ڈران تھرڈ، اور زری کا کام بخوبی سکھا سکے تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی۔ درخواستیں بنام مس کولین سپرنٹنڈنٹ گرلس انڈسٹریل سکول دہلی کے نام پر آنی چاہئے۔

(نوٹ) کسی شادی شدہ بی بی کی درخواست پر جو اپنے خاوند سے جدا رہ نہیں سکتی غور نہیں کی جائیگی ۔

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کے خاطر شایع ہوتا ہے۔ اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی علمی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں سے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے شرح چندہ کی حسب ذیل ہے۔

عوام سے　　　　۱۲؍　　　　سالانہ

اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو		۱۲؍	سالانہ
" پچیس روپیہ سے کم ہو		عہ	"
" پندرہ روپیہ سے کم ہو		۱۲ر	"
" نو روپیہ سے کم ہو		۸ر	"

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں۔

المشتہر

پادری ای۔ جی بیگا ڈالوڑہ یوپی رصوبجات)۔

پرسبٹیرین بیوگان و یتامی کا فنڈ

یہہ فنڈ ۱۸۴۷ء میں قائم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہیں۔ ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے زیادہ پنشن دیگئی ہے یہہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے۔ اس وقت اس فنڈ میں چالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے۔ اس فنڈ کا نرخ کسی اور اس قسم کے فنڈ سے یہہ ارزاں ہے۔ ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیرسالی میں منکوحات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامی میں اس فنڈ سے پنشن ملتا ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے۔

المشتہر

پادری ڈاکٹر جے کلارک صاحب ایم اے منیجنگ ڈائرکٹر نولکھا۔ لاہور

ضرورت

میں نے سینیر کمیٹی کسٹ کے عہدے سے استعفا دیکر ایونجلسٹ ورک متعلقہ چرچ مشنری

سوسائیٹی چھوڑ دیا ہے۔ جس غیر مشن میں میری خدمت خداوند کے لئے مطلوب ہو بولا لیویں کہ مجھے کام کی ضرورت ہے۔ خط وکتابت پتہ ذیل پر ہو۔

المشتہر

منشی میر عالم خان مسیحی سینٹ جانس کالج لاہور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۱۲؍ معہ ضمیمہ ۲؍
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک " ۲؍ " ۱۲؍
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸؍	۱۲؍	ے
چوتھائی کالم	۱۲؍	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	۱۲ عہ
پورا کالم	عہ	۱۲ پہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	مہ	لہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۱ر مابعد کے لئے ۱ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بالمحصول ۱۲؍
" " " " " " معہ محصول ۱۲؍
" سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری آر ڈی ٹریسی صاحب اڈیٹر صاحب و منیجر نور افشاں کیواسطے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام جائلی برادرس کے چھپا۔